بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

(مقالہ برائے امام ربانی عالمی کانفرنس ۱۴۲۷ھ)

۳۱/مارچ ۲۰۰۶ء بروز جمعہ بوقت ڈھائی بجے دن

بمقام ایوان غالب ماتا سندری روڈ نئی دہلی ۔۲ (انڈیا)

زیر اہتمام

المجدد اکیڈمی (انٹرنیشنل) دہلی

خط وکتابت: 6496 فتحپوری مسجد، چاندنی چوک دہلی ۔ 110006 (انڈیا)

فون فیکس: 23979610,23918322 موبائل: 9810786333

e-mail:mukarram@bol.net.in

muazzam@bol.net.in

منقبت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ

پروفیسر فاروق احمد صدیقی مظفر پور

خدا کے بندۂ چیدہ مجدد الف ثانی ہیں
مدینے کے نمائندہ مجدد الف ثانی ہیں

سبھی ہیں معترف کہ بحر عرفان وتصوف کے
حقیقت میں در یکتا مجدد الف ثانی ہیں

خود ان کے پیر خواجہ باقی باللہ نے یہ فرمایا
مثال شمس تابندہ مجدد الف ثانی ہیں

عزیمت، استقامت اور اسلامی حمیت میں
بلاد ہند میں تنہا مجدد الف ثانی ہیں

مجدد بھی، مجاہد بھی، مبلغ بھی، مصنف بھی
نہ جانے اور بھی کیا کیا مجدد الف ثانی ہیں

جہانگیری مظالم کی ہولناکی! معاذ اللہ
مگر سینہ سپر تنہا، مجدد الف ثانی ہیں

قلعے میں بند رکھا تھا گوالیار کے جس نے
اسی نے پھر کہا، آقا، مجدد الف ثانی ہیں

نظر والے ہیں ان کو دیکھتے آئینۂ دل میں
ہر اک جانب درخشندہ مجدد الف ثانی ہیں

عقیدہ ہے یہی لاریب، سارے خوش عقیدوں کا
مزار پاک میں زندہ مجدد الف ثانی ہیں

یہ ان کی محفل مخصوص ہے فاروق صدیقی
یہاں پر بھی کرم فرما، مجدد الف ثانی ہیں

پروفیسر وصدر شعبۂ اردو، بہار یونیورسیٹی۔ مظفر پور فون: 0621-2248699(R)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مقالہ برائے امام ربانی قومی کانفرنس مورخہ ۳۱ / مارچ ۲۰۰۶ء، منعقدہ ایوان غالب، نئی دھلی)

○

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا فرمایا[۱] ___ اپنا بنا کر زندہ فرمایا[۲] ___ ساری مخلوق میں مکرم ومعزز بنایا[۳] ___ وہ کریم اپنے پیاروں کو محبت سے نوازتا ہے[۴] ___ ہدایت سے مشرف فرما کر ہادی بناتا ہے[۵] ___ پھر فرشتوں کے ذریعے اعلان کرا کے شہرت سے سرفراز فرماتا ہے[۶] ___ دنیا میں ہادی آتے رہے[۷] اور ہدایت فرماتے رہے ___ ہندوستان بھی ان نفوسِ قدسیہ سے محروم نہ رہا ___ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرزندِ جلیل خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ کے نام ایک مکتوب شریف میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''یہاں تک کہ زمینِ ھند میں بھی پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں اور صانع جل شانہٗ کی طرف دعوت فرمائی ہے اور ہندوستان کے بعض شہروں میں محسوس ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے انوار شرک کے اندھیروں میں مشعلوں کی طرح روشن ہیں'' ___ (اگر یہ فقیر ان شہروں کو متعین کرنا چاہے تو کر سکتا ہے)[۸]

اللہ کی مخلوق کو سیدھی راہ دکھانے کے لیے اللہ کے نبی اور رسول آتے رہے، آخر میں حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک عظیم انقلاب برپا کیا جس نے انسانوں کی قسمت بدل کر رکھ دی ___ تیئس، چوبیس سال جدوجہد فرمائی ___ آخری آٹھ نو سالوں میں جب دشمنوں نے مجبور کیا تو جہاد فرمایا ___ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اِس عظیم جدوجہد اور اس عظیم انقلاب میں کم وبیش ایک ہزار افراد شہید و ہلاک ہوئے ___ انسانی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی ___ دورِ جدید میں جس کو ترقی اور روشنی کا دور کہتے ہیں کیا کچھ نہیں ہو رہا ___ سب کچھ ہمارے سامنے ہے ___ مسلمانوں کے سامنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن مثال تھی اسی لئے انہوں نے حتی الوسع جبر وظلم سے گریز کیا اور رواداری سے کام لیا

ایک ہندو مؤرخ نے دل لگتی بات کہی ہے ___ کہ "برِ صغیر میں مسلمان بادشاہوں کے دارالسلطنت میں ہمیشہ غیر مسلم اکثریت میں رہے" ___ آگرہ، دھلی، لاہور، اورنگ آباد وغیرہ اس کی روشن مثالیں ہیں۔ مسلمان بادشاہ ہمیشہ اولیاء اللہ اور فقراء سے وابستہ رہے [9]۔ کیونکہ یہ انسان کو انسان بناتے ہیں ___ ہندوستان میں آنے والے ہندوستانی بن کر رہے ___ یہاں کی نعمتیں لوٹ کر نہیں لے گئے ___ انہوں نے ہندوستان کو زبان دی، تہذیب دی، تمدن دیا، انمٹ آثار قائم کئے ___ یہیں مرے اور یہیں دفن ہوئے [10] ___ اپنائیت، انسانیت اور یگانگت کا یہ تصوّر اولیاء اللہ اور فقراء نے دیا ___ وہ جہاں گئے اپنا گھر سمجھ کے رہے کہ:

"ہر مُلک مِلکِ ماست کہ مُلک خدائے ماست"

حضرت شیخ احمد سرھندی مجدد الف ثانی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن راہ پر چلتے ہوئے ایک عظیم انقلاب برپا کیا اور حیرت یہ ہے کہ خون کا ایک قطرہ بھی نہ بہایا ___ یہی وہ روشن راہ ہے جس پر چل کر ہندوستانی سیاسی رہنماؤں نے بھی منزل پائی ___

○

حضرت شیخ احمد سرھندی مجدد الف ثانی علم و فضل میں یگانہ تھے ___ سرھند شریف علم و دانش کا مرکز تھا ___ جہاں سے علمی و روحانی فیض جاری و ساری تھا ___ اور آج بھی روحانی فیض جاری و ساری ہے جو ہر جانے والا محسوس کرتا ہے ___ حضرت مجدد الف ثانی سلسلۂ چشتیہ میں اپنے والدِ ماجد شیخ عبدالاحد سے بیعت تھے اور سلسلۂ قادریہ میں براہِ راست حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض پایا تھا اور سلسلۂ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا ___ اکبری دربار کے وزراء حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے دامن سے وابستہ تھے ___ پھر یہ حضرات حضرت شیخ احمد سرھندی مجدد الف ثانی کے دامن سے وابستہ ہوگئے ___ حضرت مجدد الف ثانی، خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے دامن سے وابستگی سے بہت پہلے ذاتی طور پر اکبری دربار کے شیخ ابوالفضل اور شیخ ابوالفیض فیضی سے دوستانہ مراسم رکھتے تھے ___ بعد میں تعلق نہ رہا [11] ___ آپ کے خسر شیخ سلطان شہید بھی اکبری دربار کے اُمراء میں سے تھے ___ اس لئے بھی اعیانِ مملکت سے تعلق تھا ___ لیکن تعلقات کو آپ نے ذاتی منافع کے لیے استعمال نہیں کیا ___ بلکہ دین کی تبلیغ و اشاعت کا ایک وسیلہ بنایا ___ آپ نے جہانگیر بادشاہ کو بھی خط

لکھا [۱۲] ـــــ پھر جب قید و بند سے آزادی ملی اور جہانگیر کے دربار میں آنا جانا ہوا تو اس کو دینِ اسلام اور مسلک اہلِ سنت و جماعت کی طرف متوجہ کیا [۱۳] ـــــ آپ نے خطوط کے ذریعے اعیانِ مملکت کو نفاذِ اسلام کی دعوت دی اور بدعات کے سدِّ باب کے لیے علماء اور مشائخ کو لکھا ـــــ اور تبلیغِ اسلام کے لیے ہندوؤں کو بھی خط لکھے [۱۴] ـــــ آپ نے دنیا کے مختلف علاقوں میں اصلاحِ احوال اور اشاعتِ اسلام کے لیے وفود بھیجے ـــــ مثلاً برِّ صغیر کے ممالک، ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش اور ایران، افغانستان، روس، چین، یمن، شام اور ترکی وغیرہ ـــــ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اصلاحِ احوال کے لیے مجدد ہزارہ دوم مبعوث فرمایا ـــــ چنانچہ ایک مکتوب میں آپ خود تحریر فرماتے ہیں:

> ''جب کہ حالت یہ ہے کہ دنیا گمراہی کے بھنور میں غرق ہو رہی ہے تو جو شخص اپنے اندر اس بھنور سے ان کو نکالنے کی طاقت پاتا ہے وہ اپنے کو کس طرح معاف اور معذور سمجھ سکتا ہے''۔ [۱۵]

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکبر بادشاہ کے آخری دور میں اپنی تجدیدی اور تبلیغی مساعی کا آغاز کیا ـــــ یہ دور جبر و ظلم کا دور تھا ـــــ کسی کی مجال نہ تھی کہ اسلام کے بارے میں کچھ بول سکے ـــــ ایک اطالوی سیاح ''مینوکی'' نے لکھا ہے ''میں نے دیکھا ایک سڑک کے دونوں طرف درختوں پر مقتولوں کی گردنیں لٹکی ہوئی ہیں'' ـــــ کبھی کبھی اکبر برسرِ دربار مجرموں کو زہر کا پیڑہ دے کر ہلاک کرتا تھا اور رقصِ بسمل کا تماشہ دیکھتا تھا [۱۶] ـــــ

اسی زمانے میں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خسر شیخ سلطان شہید کیے گئے ـــــ ان حالات میں حضرت مجدد الف ثانی نے کمر ہمت باندھی ایک مکتوب میں ان ناگفتہ بہ حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں:

> ''بعض تکلیفیں لوگوں کی طرف سے اس فقیر پر گزریں اور انہوں نے بہت ظلم و ستم کیے اور فقیر سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگوں کو ناحق طور پر ان لوگوں نے برباد کیا اور جلاوطن کر دیا'' [۱۷] ـــــ

حضرت مجدد الف ثانی ان ایذا رسانیوں کے باوجود مسلسل جدوجہد فرماتے رہے اور اپنی عمر شریف کے آخری دور میں جہانگیر بادشاہ کی خواہش پر لشکرِ شاہی میں رہ کر وزراء امراء، فوجی افسران اور خود بادشاہ

جہانگیری کی آپ نے اصلاح فرمائی ___ جس کا ذکر مکتوبات شریف میں ملتا ہے ___ اور دیکھتے دیکھتے ایک حسین انقلاب برپا ہو گیا ___ اگر آپ یہ عظیم جدوجہد نہ فرماتے اور اسلام کے لیے راہ ہموار نہ کرتے تو بعد میں آنے والے قائدینِ اسلام کس زمین پر کام کرتے؟ ___ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ بعد میں آنے والے ہر قائد پر آپ کا احسان ہے، آپ اسلام کے محسنِ اعظم ہیں۔

○

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے حضرت شیخ احمد سرھندی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو علم حضوری عطا فرمایا ___ علم حصولی اور علم حضوری کا تقابل کرتے ہوئے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

''پس علم حضوری اشرف ہوا بلکہ علم ہی یہی ہے اور بس اور اس علم کے علاوہ جو کہ علم حصولی ہے جہل ہے ___ جس نے علم کی صورت میں اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے یہ جہلِ مرکب ہے ___ کہ اپنے جہل کو علم جانتے ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ کچھ نہیں جانتے''۔ [۱۸]

اُس کریم نے حضرت مجدد الف ثانی کو وہ علم عطا فرمایا جس کو بیان ہی نہیں کیا جا سکتا ___ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

''جو کاروبار اس ولایت سے وابستہ ہے اگر اس میں سے تھوڑا سا بھی ظاہر کر دیا جائے یا وہ معاملات جو ان دونوں ولایتوں (ولایتِ محمدی اور ولایتِ موسوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) سے وابستہ ہیں اگر اشارے کے طور پر بھی ان کو ظاہر کر دیا جائے تو نرخرہ کاٹ دیا جائے اور حلق ذبح کر دیا جائے''۔ [۱۹]

ایک اور مکتوب شریف میں ان علوم ومعارف اور اسرار اور دقائق جن کا فیضان آپ پر ہوتا رہتا تھا، تحریر فرماتے ہیں:

''وہ اسرار ایسے نہیں کہ بیان میں نہیں آ سکتے بلکہ ایسے ہیں کہ بیان میں لائے ہی نہیں جا سکتے''۔ [۲۰]

اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے وہ بلندیاں عطا فرمائیں جن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ خود تحریر فرماتے ہیں:

''وہ خداوند قدیم الاحسان اور ارحم الراحمین اس بات پر بھی قادر ہے کہ مجھ جیسے پس ماندہ کو صادقوں کے درجات تک پہنچا دے اور ان کے طفیل ان کی دولت کا شریک کر دے''۔ [۲۱]

اس میں شک نہیں کہ حضرت شیخ احمد سرھندی مجدد الف ثانی کی ذات عالمِ اسلام اور بالخصوص ہندوستان کے لیے باعثِ افتخار ہے ____ ضرورت تھی کہ عالمی پیمانے پر اس عظیم ہستی کا تعارف کرایا جائے ____ اتحادِ عالمِ اسلامی وقت کی اہم ضرورت ہے ____ پورے عالمِ اسلام میں صرف آپ ہی کی شخصیت ایسی ہے جس پر تمام مسلمان اور مسلمان کہلانے والے فرقے متفق ہیں ____ تمام سلاسلِ طریقت کے شیوخ بھی آپ کی عظمت کے قائل ہیں ____ آپ کا مسلک اہل سنت و جماعت کا وہ قدیم مسلک ہے جس پر صدیوں سے علماء اور مشائخ چلتے رہے ____ آپ نے تمام مسلمانوں کے لیے ان کی پیروی کو لازم قرار دیا ____ اور ایک مکتوب شریف میں صاف صاف تحریر فرما دیا ____

''اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ان بزرگوں کی صراطِ مستقیم سے رائی کے دانے کے برابر بھی ہٹ گیا ہے تو اس کی صحبت کو زہرِ قاتل جاننا چاہئے اور اس کی مجالست کو سانپ کا زہر سمجھنا چاہئے''۔ [۲۲]

O

حضرت مجدد الف ثانی کا دائرۂ اثر بڑا وسیع ہے جو ایشیاء، یورپ، امریکہ اور افریقہ پر محیط ہے ____ دہلی کی خانقاہِ مظہریہ نے تعلیماتِ مجددیہ کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا ____ اسی خانقاہ کے حضرت شاہ عبداللہ غلام علی کا فیض دور و نزدیک پھیلا ____ سر سید احمد خان اپنے مشاہدات قلمبند کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''میں نے حضرت کی خانقاہ میں اپنی آنکھ سے روم، شام، بغداد، مصر، ختن اور حبش کے لوگوں کو دیکھا ہے کہ حاضر ہو کر بیعت کی اور خدمتِ خانقاہ کو سعادتِ ابدی سمجھا اور قریب قریب کے شہروں کا مثل ہندوستان پنجاب اور افغانستان کا تو کچھ ذکر نہیں کہ ٹڈی دل کی طرح امنڈتے تھے ____ حضرت کی خانقاہ میں پانچ سو فقیر سے کم نہیں رہتا اور سب کا روٹی کپڑا آپ کے ذمے تھا''۔ [۲۳]

آج اس خانقاہ کے قرب وجوار کے لوگ بھی نہیں جانتے کہ خانقاہِ مظہریہ کہاں ہے؟ ـــــ ایک صاحب پاکستان سے دھلی تشریف لائے ـــــ جامع مسجد کے قریب ایک سُنی عالم سے پوچھا کہ خانقاہِ مظہریہ کہاں ہے؟ مگر وہ نہ بتا سکے ـــــ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے کے مشائخ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ـــــ پاکستان کے صوبہء سندھ کے مشائخِ نقشبندیہ مجددیہ پر ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے مقالۂ ڈاکٹریٹ لکھا ـــــ جس میں سے ۲۲۵ مشائخ کا ذکر کیا ہے ـــــ اور بقول ایک فاضل یہ بھی مکمل نہیں ـــــ اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہے کہ ساری دنیا میں سینکڑوں نہیں ہزاروں مشائخ نقشبندیہ مجددیہ موجود ہیں ـــــ ایک جرمن فاضلہ نے لکھا ہے: کہ جرمنی اور ترکی میں عربی اور فارسی میں مکتوبات شریف چھپتے ہیں اور درس میں پڑھائے جاتے ہیں ـــــ اس نے لکھا ہے کہ جرمنی کے ۶۰ فی صد مسلمان نقشبندی مجددی ہیں [۲۴] ـــــ آج کل ایک سن رسیدہ نقشبندی مجددی بزرگ شیخ معصوم امریکہ میں فیض رساں ہیں ـــــ

○

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات ہی میں سوانح نگاری کا آغاز ہو چکا تھا [۲۵]۔ پھر کئی سوانح لکھی گئیں ـــــ ہندوستانی تاریخ میں تقسیمِ ہند سے پہلے آپ کا سرسری ذکر ملتا ہے ـــــ حالانکہ مغلیہ سلطنت پر آپ نے گہرے اثرات چھوڑے ہیں اور اس سلطنت کے داخلی انقلاب میں آپ کا اہم کردار ہے ـــــ جس کی طرف مؤرخوں نے توجہ نہیں دی ـــــ بہرحال اب ذکر ہونے لگا ہے ـــــ آپ کے مکتوبات شریف کا عربی ترجمہ پہلے مکہ مکرمہ سے اور حال ہی میں تین جلدوں میں بیروت سے شائع ہوا ہے [۲۶] ـــــ منتخب مکتوبات شریف کا انگریزی ترجمہ ادارۂ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد کے ڈائریکٹر ڈاکٹر فضل الرحمان نے کیا تھا اور اب ایک اور انتخاب کا ترجمہ وکٹوریہ یونیورسٹی نیوزی لینڈ کے نومسلم امریکن پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بوہیلر کر رہے ہیں ـــــ موصوف ہی نے مکتوبات شریف کا اشاریہ ہشتگانہ تیار کیا تھا جو اقبال اکادمی، لاہور نے شائع کردیا ہے [۲۷] ـــــ حضرت مجدد الف ثانی کے حالات اور افکار و خدمات پر بارہ فضلاء نے دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں سے ڈاکٹریٹ کیا ہے اور کر رہے ہیں ـــــ

○

۲۰۰۲ء میں تعلیماتِ مجددیہ کو عام کرنے کے لیے اور اتحاد و اتفاق کی فضا سازگار کرنے کے لیے مولانا جاوید اقبال مظہری نے امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کی پاکستان میں بنیاد رکھی ـــــ جس نے دو تین سال کے اندر اندر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات اور افکار و خدمات پر مشتمل ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے نام سے ایک عظیم انسائیکلو پیڈیا پیش کیا جس کی سات جلدیں شائع

ہو چکی ہیں اور ان شاء اللہ چار مزید جلدیں ۲۰۰۶ء کو شائع ہونے والی ہیں ___ اسی فاؤنڈیشن کی سرپرستی میں ۱۰/ اپریل ۲۰۰۵ء میں اس انسائیکلوپیڈیا کا عظیم الشان افتتاحی اجلاس ہوا جس میں فاضلِ جلیل مفتی اعظم ڈاکٹر محمد مکرم احمد زید لطفہٗ نے صدارت فرمائی ___ پھر لاہور کے عظیم الشان افتتاحی اجلاس (۲۴/ اپریل ۲۰۰۵ء) میں بھی صدارت فرمائی ___ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت اور فکر کے تعارف میں اس انسائیکلوپیڈیا نے اہم کردار ادا کیا ___ مسجد فتحپوری کے شاہی امام و خطیب اور المجدد اکیڈمی، دہلی کے بانی و سرپرست علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد زید لطفہٗ کو بھی اس سے تحریک ملی اور انہوں نے ہندوستان کے دارالحکومت دہلی میں امام ربانی قومی کانفرنس کا اہتمام فرمایا جس میں آج ہم سب شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مساعی جمیلہ اور خدمات جلیلہ قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے آمین!

جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی اشاعت ایک اہم محرک ثابت ہوئی چناں چہ اس کی اشاعت کے بعد امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) نے سیرتِ مجدد الف ثانی کے عنوان سے ایک ضخیم تحقیقی مقالہ بھی ۲۰۰۵ء میں شائع کیا ___ اس کے علاوہ لاہور سے صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری کی کوشش سے پروفیسر محمد اقبال مجددی کی دیرینہ کاوش ''مقاماتِ معصومی'' کی چار جلدیں لاہور سے منظرِ عام پر آ گئیں ___ الحمد للہ! گزشتہ چار پانچ سال سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق اہم تحقیقات سامنے آ رہی ہیں ___ ضرورت ہے کہ ایک عالمی کانفرنس سرہند شریف میں بھی منعقد کی جائے ___ جس کے لئے مخدوم و محترم خلیفہ محمد یحییٰ نقشبندی مجددی مدظلہ العالی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلے میں رہنمائی فرما کر اس تجویز کو عملی شکل عطا فرمائیں گے ___ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو سلف صالحین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے کہ برکتیں اور رحمتیں انہی کی ذواتِ عالیہ سے وابستہ ہیں ___ آمین اللّٰھم آمین ___

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
کراچی (سندھ)
(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

۸/ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ
۷/ جنوری ۲۰۰۶ء

حواشی

۱____ قرآن حکیم،/التین/۴

۲____ قرآن حکیم،۹/السجدہ/۳۲

۳____ قرآن حکیم،۷۰/الاسراء/۱۷

۴____ قرآن حکیم،۹۶/مریم/۱۹

۵____ قرآن حکیم،۵۲/الشعرآء/۴۲

۶____ القول الجلی فی ذکر آثار الولی، دھلی ۱۹۸۹ء مقدمہ ابوالحسن زید فاروقی، ص ۵۵۶۔۵۵۷ بحوالہ مشکوٰۃ شریف

۷____ قرآن حکیم،۳۶/النحل/۱۶:۱۶/المآئدہ/۵

۸____ مکتوبات امام ربانی، جلد اوّل، مکتوب نمبر ۲۵۹ بنام فرزند جلیل خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ

۹____ مثلاً ہمایوں بادشاہ، شاہ محمد غوث گوالیاری کے دامن سے وابستہ تھا، اکبر بادشاہ بھی ان سے وابستہ رہا، جہاں گیر بادشاہ آخر میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے وابستہ ہوا____ شاہجہاں بادشاہ بھی آپ کے اور حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے دامن سے وابستہ رہے____ اورنگزیب عالم گیر علیہ الرحمہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے اور ان کے صاحب زادگان سے فیض پایا____

۱۰____ مثلاً فیروز شاہ تغلق دھلی میں مدفون ہیں، شمس الدین التتمش دھلی میں، قطب الدین ایبک لاہور میں، ہمایوں بادشاہ دھلی میں، اکبر بادشاہ سکندرہ میں، جہاں گیر بادشاہ لاہور میں شاہجہاں بادشاہ آگرہ میں، اورنگ زیب بادشاہ اورنگ آباد میں مدفون ہیں____

۱۱____ محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، کانپور ۱۸۸۹ء، ص ۱۳۲

۱۲____ مکتوبات امام ربانی، جلد سوم، مکتوب نمبر ۴۲

۱۳____ مکتوبات امام ربانی، جلد سوم، مکتوب نمبر ۴۳ بنام صاحبزادگان خواجہ محمد سعید خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمہ

۱۴____ مکتوبات امام ربانی، جلد اوّل، مکتوب نمبر ۱۶۷، بنام ہر دے رام

۱۵____ مکتوبات امام ربانی، جلد اوّل، مکتوب نمبر ۱۱، بنام مرشد کریم خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ

۱۶____ مینوی: فسانۂ سلطنت مغلیہ، آگرہ ۱۹۲۰ء

۱۷___ مکتوبات امام ربانی، جلد اوّل، مکتوب نمبر ا بنام مرشد کریم خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ

۱۸___ مکتوبات امام ربانی، جلد سوم، مکتوب نمبر ۴۸ بنام مخدوم زادہ خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ

۱۹___ مکتوبات امام ربانی، جلد سوم، مکتوب نمبر ۹۵ فصل الخیر بنام مولانا صالح کولابی

۲۰___ مکتوبات امام ربانی، جلد اوّل، مکتوب نمبر ۲۶۷ بنام میرزا حسام الدین احمد

۲۱___ مکتوبات امام ربانی، جلد سوم، مکتوب نمبر ۹۵ فصل الخیر بنام مولانا محمد صالح کولابی

۲۲___ مکتوبات امام ربانی، جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۱۳ بنام مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری وزیر دربار جہاں گیری

۲۳___ ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت، حصہ چہارم، ص ۳۶۷

۲۴___ فاضلہ موصوفہ Annabelle Bottcher نے سلسلہ عالیہ مجددیہ خالدیہ سے متعلق مندرجہ ذیل مقالات بھی لکھے ہیں:۔

۱___ Transmission of Islamic Knowledge in Syria.

۲___ Official Sunni and Shii Islam

۳___ Politics of Islami in Syria.

۲۵___ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی حیات میں آپ کے خلیفہ خواجہ بدرالدین سرہندی نے ''سیر احمدی'' کے عنوان سے کتاب لکھی جس کا مسودہ تلف ہوگیا، پھر آپ ہی نے ۱۰۳۵ھ میں ''درجات الابرار'' لکھی اس کے بعد ۱۰۴۳ھ میں ایک ضخیم کتاب ''مجمع الاولیاء'' لکھی___ اس سے قبل حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے دوسرے خلیفہ خواجہ محمد ہاشم کشمی نے ۱۰۳۳ھ کے بعد 'زبدۃ المقامات' لکھی اور ۱۰۵۸ھ کے بعد خواجہ بدرالدین سرہندی نے ''حضرات القدس'' (جلد اوّل و دوم) قلم بند کی___ یہ دونوں سوانح مستند ترین سوانح ہیں___

۲۶___ (ا) المکتوبات النفیسہ، مطبعۃ الامیریہ، مکہ مکرمہ ۱۸۹۹ء

(ب) المکتوبات الربانیہ (۳ مجلدات)، دارالکتب علیہ، بیروت ۲۰۰۴ء

۲۷___ ڈاکٹر آرتھر بیولر بنھارس تحلیلی ھشتگانہ مکتوبات احمد سرھندی علیہ الرحمہ، اقبال اکیڈمی، لاہور ۲۰۰۱ء

۲۸___ محمد اقبال مجددی، مقامات معصومی، حوزۂ نقشبندی، لاہور ۲۰۰۴ء حوزۂ نقشبندی، لاہور نے دوسری اہم کتابیں بھی شائع کی ہیں مثلاً لطائف المدینہ (شیخ عبدالاحد وحدت) مرتبہ محمد اقبال مجددی وغیرہ۔

☆......☆......☆

اَلْجَذْبَةُ الشَّوْقِيَّةُ اِلَى الْحَضْرَةِ الْمُجَدِّدِيَّة

۱

نجل الكرام وقدوة لفئامهم — زين الخليفة مقتدى دين الهدى
يا خير فرع ثابت من دوحة — تنمى الى فاروق نعم المقتدى
لما ولدت وشمس وجهك اشرقت — فلكأن يومئذ بدا صبح الهدى
وبنورها ظلم الظلال تقشعت — وظلام رجس الشرك جاء مشردا
قد كنت نور الله بين عبيده — فبك اهتدى منهم اليه من اهتدى
بك جاء اس الغى مقتلعا كما — بك جاء بنيان الرشاد مشيدا
جمعت بين شريعة وطريقة — فاتيت فى كلهما ماهر شدا
وسعيت فى تمحيص كل منهما — فهما بذالك تأنقا وتجودا
جددت مندرس الرسوم لديننا — وكفى للمرء ان يكون مجددا
وكفى بمصحفك فى معارف حقه — اودعتها قولا متينا جيدا
شهدت بكونك فى الشريعة كاملا — صدعت بكونك فى الطريقة اوحدا
خضعت لها الاعناق من فرسانهم — قبلوا وهم كانوا جهابذ نقدا
والله فيض انت منبعه الى — يوم القيامة لا يكون منفدا
نور به الدنيا اضاءت كلها — لا ينطفى ابدا ويبقى سرمدا

(محمد جان العمرى المجددى آبادى)

سپیدہ دم کہ ازیں خاکدان ظلمانی — علم کشید سر عرش روح سیلانی
چوں واپس آمدہ از سیر عالم بالا ! — بگوش ہوش من ازیں راز گفت پنہانی
کہ ساکنان فرادیس عالم بالا — کہ حاضران دربارگاہ سبحانی !
ہمی برند طبق بر طبق پر از انوار ! ! — بدوش خویش ز درگاہِ خاص رحمانی !
بگفتمش کہ کجا می برند ایں انوار ! — جواب داد بعرس امام ربانی !
بگفتمش کہ کدام ست آں امام کریم — بگفت شاہ مجدد و امام ربانی !
کدام شاہِ مجدد کہ بر در پاکش — شہان دہر و سلاطین کنند دربانی
کدام شاہ مجدد کہ پیش از وادرا — صلہ بگفت جناب حبیب رحمانی
کدام شاہ مجدد کہ کاملانِ جہاں — بر آستانۂ پاکش نہادہ پیشانی
کدام شاہ مجدد کہ خود بروضۂ او — بہار باغ بیاید پے گل افشانی
باستفاضۂ فیضانش ذرہ ذرہ خاک — بآفتاب دہد درس نور افشانی
بفیض او دل ذرہ بزعم خورشیدی — بلطف او دل قطرہ بجوش عمانی
دلش بمعرفت حق چو بیکراں بحریست — کہ قطرہ قطرہ او قلزمی بطغیانی
تصور رخ پر نور او بدل کردم ! ! — طبیعتم شدہ چوں آفتاب نورانی
طراز دولت جاہست دید نقش قدم — نشانِ راہ نجات است چین پیشانی
زداغ مہر پیمبر مرا نشانی دہ !! — ز درد عشق خدا لذتی کن ارزانی !!
بسوز عشق دلم را چو کوہِ طور بسوز ! ! — بشوق دیدنش آید کلیم عمرانی !
دلم بسینہ بگرداں چو طزم خونیں — کہ قطرہ قطرہ بود زاں چو بحر طوفانی

ہزار جوشش زند ہمچو بحر طوفاں جوش　　چناں دلے بمن بیدلے کن ارزانی
بکن ز نور یقین خانۂ دلم روشن　　چناں کہ مہر دہد ذرہ را درخشانی :

عابد حسین عابدؔ سہسوانی

(ماخوذ از الجذبۃ الشوقیہ الی الحضرۃ المجددیہ، مطبوعہ شاہی پریس، لکھنؤ، ص ۴ تا ۶ و ۱۰ تا ۱۲ ملخصاً، بشکریہ جناب مظہر علی خاں مظہرؔ لکھنوی)

اقبال در حضورِ حضرت مُجدِّد

حاضر ہوا میں شیخ مجدّد کی لَحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مَطلِعِ انوار
اِس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
اِس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جُھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نَفَسِ گرم سے ہے گرمیِ اَحرار[1]
وہ ہند میں سرمایۂ مِلّت کا نگہبان
اللہ نے بَر وقت کیا جس کو خبردار

---

[1] ہو سکتا ہے کہ علامہ اقبال نے گرمیِ احرار سے اشارہ حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار کے اس طریقہ کی طرف کیا ہو جس کا بیان مولانا جامی نے نفحات الانس میں کیا ہے اور جس کا احیاء ہندوستان میں حضرت خواجہ باقی باللہ نے کیا اور حضرت مجدد نے اس کو فروغ دیا۔

لَهُمُ الْبُشْرٰے فِی الْحَیٰوۃ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃ

(انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ یونس:۶۴)

انوار مجدد

مرتبین

مولوی محمدانس احمد مسعودی

شاداب حسین مسعودی

محمد اویس احمد

پیش کش بموقعہ حضرت امام ربانی

مجدد الف ثانیؒ عالمی کانفرنس ۳۱ مارچ ۲۰۰۶ء ۱۴۲۷ھ

ایوان غالب نئی دہلی ۲ (انڈیا)

المجدد اکیڈمی (انٹرنیشنل) دہلی

خط وکتابت: 6496 فتحپوری مسجد، چاندنی چوک دہلی۔110006 (انڈیا)

فون فیکس: 23979610,23918322 موبائل: 9810786333

e-mail:mukarram@bol.net.in

muazzam@bol.net.in